سوال

(161) معاملہ تلف ہونے کی صورت میں بیمہ کا جواز

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اگر یہ قمار یا غرر ہے تو کیا مصالح مذکورہ کے پیش نظر اسے اندازہ کرکے اس معاملہ کے جواز کی کوئی گنجائش نکل سکتی ہے؟ اور اگر نکل سکتی ہے تو کیسی؟۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

بیمہ کے معاملہ میں غرر بھی ہے۔ غرر بھی وہ جو قلیل ویسیر اور معمولی نہیں جو شرعا معفوعنہ ہوتا ہے بلکہ کثیر و عظیم غیر معفوعنہ ہے۔

غرر منہی عنہ کی یہ تعریف کی گئی ہے: ماشک فی حصول احد عوضیہ والمقصود منہ غالبا وقیل: ہوماانطوت عنا عاقبہ وقیل: مان لہ ظاہر یغرالمشتری وباطن مجہول یعرفہ البائع وقیل مالہ ظاہر یوثرہ وباطن یکرمہ

عوضین یا ان میں کوئی ایک مجہول الصفہ ہو یا مجہول الاجل یا غیر مقدور التسلیم ہو یا غیر موجود ہو یا غیر معلوم المقدور ہو یا یہ تمام صورتیں غرر کی ہیں اور فساد معاملہ کے لئے کافی۔ بیمہ میں اگرچہ بیمہ کی مجموعی رقم کی مقدار متعین ہوتی ہے مگر بیمہ دار اور کمپنی میں سے کسی کو نہیں معلوم کہ بیمہ دار کب تک زندہ رہے گا؟ اور اس بیمہ شدہ جائداد یا جانور کب تک محفوظ وزندہ رہے گا؟ اور بیمہ 9 کی کتنی قسطیں ادا کر سکے گا؟ اور کمپنی کو فی الواقع کتنی قسطیں ملیں گی؟ اور اسے کب سے کتنی رقم بیمہ دار کو دینی پڑے گی؟ اس طرح عوضین عند العقد باوجود بیمہ کی رقم کے متعین ہونے کے مجہول المقدار والاجل ہوتے ہیں بلکہ غیر ثابت وغیرہ متحقق الوجود ہوتے ہیں لہذا بیمہ غرر کثیر غیر معفوعنہ کا تحقق ظاہر ہے۔ بیمہ میں قمار غرر ہوتے ہوئے بھی اس کے جواز کی گنجائش نکل سکتی ہے وہ نمبر: 2 میں عرض کر دی گئی ہے۔

تنبیہ:

بیمہ پالیسی میں ایک اور شرعی قباحت بھی ہے اور وہ یہ کہ: بیمہ پالیسی خریدنے والا مقرر میعاد کے اندر مرجائے یا اس کے بعد مرے بہر صورت کمپنی کی طرف سے ملنے والی رقم کی حیثیت شرعا میت کی میراث اور ترکے کی وجہ ہے جس حسب فرائض شرعی وارتوں میں تقسیم ہونا چاہیے مگر یہ رقم ترکے کی حیثیت سے تقسیم شرعا میت کی میراث اور ترکے کی ہے جسے حسب فرائض شرعی وارتوں میں تقسیم ہونا چاہیے مگر یہ رقم ترکے کی حیثیت سے تقسیم نہیں کا جاتی بلکہ اس شخص یا اشخاص کو مل جاتی ہے جن کے لئے بیمہ دار نے وصیت کی ہوں حالاں کہ وارث کے حق میں شرعا وصیت ہی نہیں کی جاسکتی۔ لاوصیہ لوارث (حدیث) نیز بجائے شرعی وارثوں کے حسب وصیت صرف قانونی وارثوں کو ملتی ہے نیز ایسا بھی

ہوسکتا ہے کہ بیمہ کی کل رقم اس کے ثلث مال سے زائد اور ثلث سے زائد کی وصیت کرنا شرعا درست نہیں ہے ۔ الاان یشاء الورثہ

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 2 ۔کتاب البیوع

صفحہ نمبر 351

محدث فتویٰ